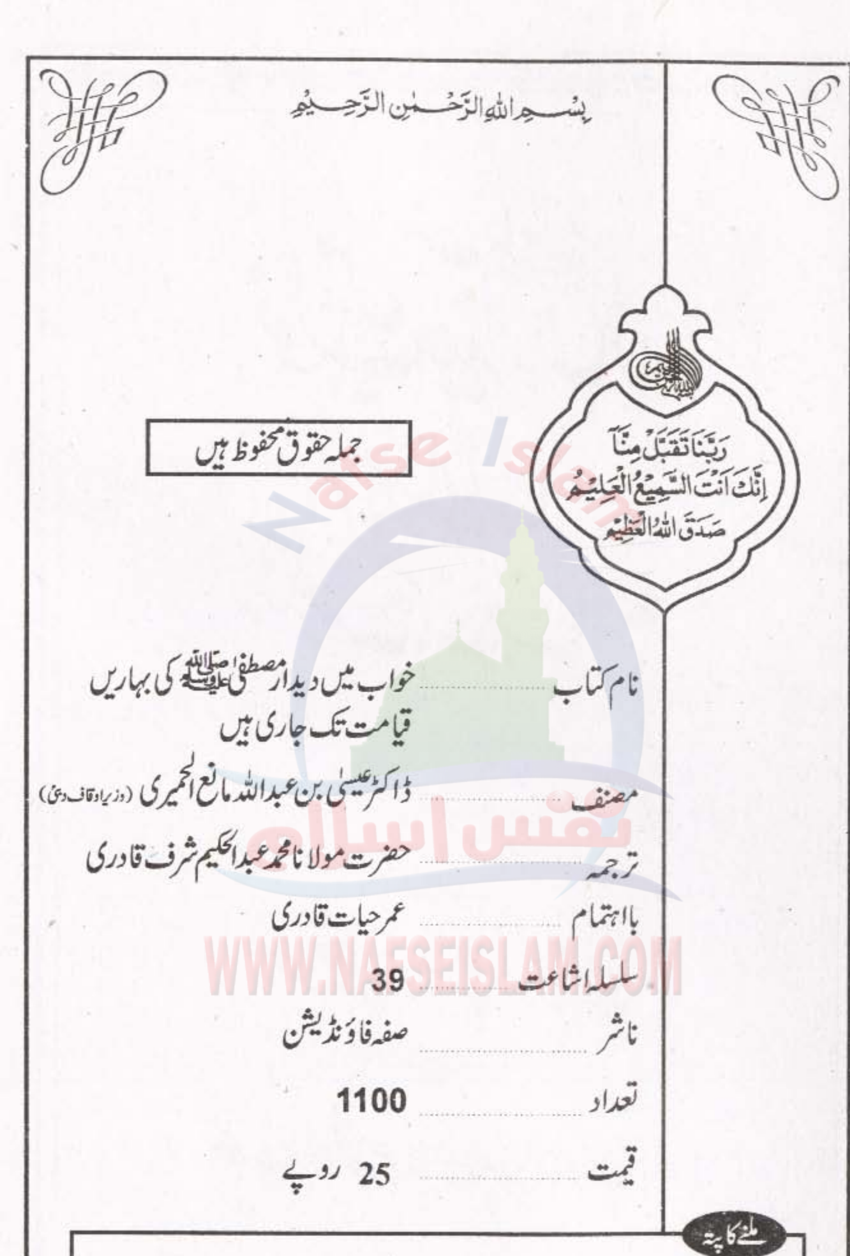
خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہاریں قیامت تک جاری ہیں

مُصنف:
ڈاکٹر عیسیٰ ابن عبد اللہ مانع الحمیری
ترجمہ:
حضرت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ

صُفّہ فاؤنڈیشن



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... خواب میں دیدار مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں قیامت تک جاری ہیں

مصنف .... ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ مانع الحمیری (وزیر اوقاف دبئی)

ترجمہ .... حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

باہتمام .... عمر حیات قادری

سلسلہ اشاعت 39

ناشر .... صفہ فاؤنڈیشن

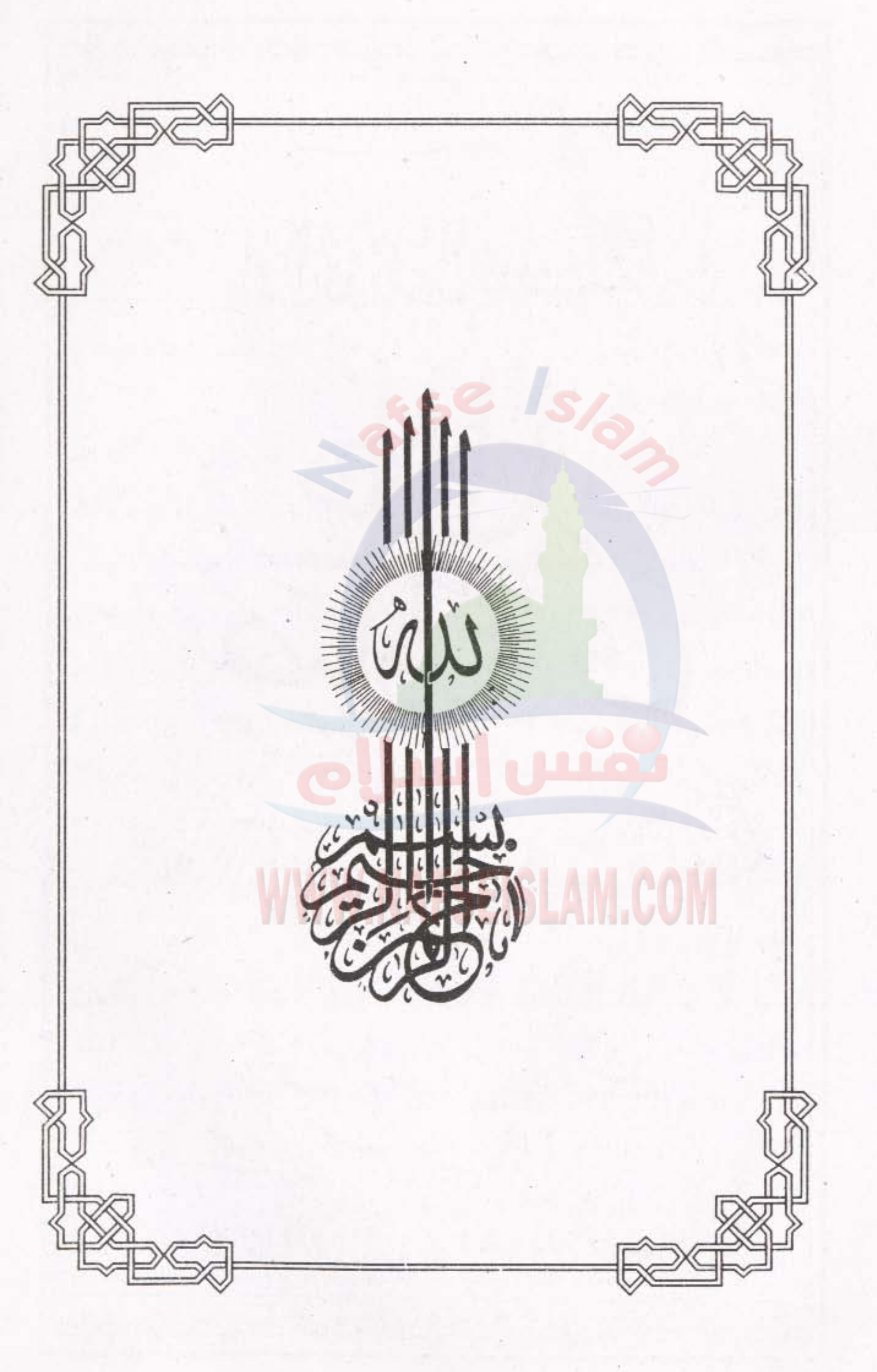
تعداد 1100

قیمت .... 25 روپے

ملنے کا پتہ

صفہ فاؤنڈیشن مدینہ مارکیٹ دبئی چوک صدر بازار لاہور کینٹ

صفہ فاؤنڈیشن اسماعیل سنٹر 109 چیٹر جی روڈ اردو بازار لاہور فون: 0300-4270965


الله
بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

الأحزاب ٥٦

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

○

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے

دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر

اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خوب سلام بھیجو۔



تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے' تمام جہانوں میں جو کمال بھی نمودار ہوا وہ اسی کے کمال کی فرع ہے' ہر جہان کو کامل حصہ عطا کیا گیا' اس کی تجلی اور پے در پے امداد سے کوئی جہان محروم نہیں رہا کیونکہ اگر اس کی تجلی نہ ہوتی تو ان جہانوں کا وجود مٹ گیا ہوتا اور ان کا نام ونشان باقی نہ رہتا۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس کامل و اکمل ہستی پر جن کے جمال جاں افروز سے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کو شرف بخشا اور جن کی صورت و سیرت کے جامع محاسن کے سمجھنے میں دنیا بھر کے دانشوروں کی عقلیں دنگ ہیں' ہمارے آقا اور اللہ تعالیٰ کے رسول محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ افضل ترین عبد جو عبودیت کی معراج کو پہنچے' کامل محاسن اور بلند اوصاف سے موصوف ہوئے' تمام انسانوں کے سردار' وہ افضل ترین عبد جن کا نور پوری کائنات میں پھیلا' اور اس نور سے ہر وہ شخص مستفیض ہوا جس کی نظر میں بصیرت کا نور تھا' اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق سے افضل' علوم لدنیہ کے مظہر اتم' عرفانی حقائق کے جامع تمام ممکنات کے لیے کامل ترین برکت اور ہر موجود کے لیے عام رحمت۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو آپ کے دیدار کا شرف عطا فرمایا' آپ کے رخ انور کے انوار کے مشاہدہ سے ان کی جانیں سعادت مند ہوئیں' یہ فضیلت آپ کے ان محبین کو بھی حاصل ہوئی جو آپ کی صحبت کا شرف حاصل نہیں کر سکے تھے' اللہ تعالیٰ نے انھیں سچے خوابوں میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی دولت نصیب فرمائی' ایسے خواب بشارت بھی ہیں اور سراپا خیر بھی' احادیث شریفہ سے ایسے خوابوں کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔

حمد و ثنا اور نعت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بعد! دبئی کے مجلہ

الدراسات الاسلامیۃ والعربیۃ کے شمارہ نمبر ۹ سن ۱۴۱۵ھ میں استاذ شیخ مصطفیٰ زرقا کا ایک مقالہ شائع ہوا جس میں انھوں نے دعویٰ کیا کہ خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار صرف صحابہ کرام کو حاصل ہو سکتا ہے دوسروں کو نہیں، پیش نظر رسالے میں اس نظریے کا رد کیا گیا ہے، کیونکہ ان کا یہ نظریہ سلف و خلف کے تمام علماء امت کے خلاف ہے اور انھوں نے یہ نظریہ پیش کر کے ہر اس مسلمان کو تکلیف دی ہے جو اس نظریے پر آگاہ ہوا ہے، کاش کہ وہ ایسا نظریہ پیش نہ کرتے، کیونکہ ہمارے رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام دنیا اور آخرت میں اتنا بلند ہے کہ بڑے بڑے لوگ اسے سر اٹھا کر اور پگڑی سنبھال کر دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت و شرافت سے نوازا ہے، آپ کو بڑی بڑی خصوصیات اور عظیم فضیلتیں عطا فرمائی ہیں، دنیائے وجود کو آپ سے شرف حاصل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی روشن آیات نازل فرمائی ہیں جو آپ کے رتبہ عالی پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ.

"اور جان لو کہ تمھارے درمیان اللہ کے رسول مکرم تشریف فرما ہیں۔"

نیز ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. (الاحزاب ۶۵)

"بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی مکرم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو۔"

ان دو آیتوں میں اس باکمال اور جامع کمالات ہستی کی طرف راہنمائی فرمائی گئی ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کو شرف بخشا، چنانچہ آپ جنوں اور انسانوں کے رسول اور تمام جہانوں کے امام ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ وہ ہستی اپنے حالات اور اپنی صفات میں یکتا ہو، چنانچہ آپ کی ذات اقدس کو شیطانی مداخلتوں سے محفوظ کر دیا گیا، کسی بھی سکرین پر شیطان آپ کی صورت میں نہیں آ سکتا، کیونکہ یہ جیتی جاگتی حقیقتوں کے خلاف بھی ہے اور نص قطعی کی تکذیب بھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَمَا اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء آیت ۱۰۷)

"اے حبیب! ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اِنَّمَا اَنَا رَحۡمَۃٌ مُّھۡدَاۃٌ.[1]

(ترجمہ) "ہم نہیں ہیں مگر سراپا رحمت و ہدایت۔"

یاد رہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدائشی طور پر اسلام کی وہ صورت ہیں جسے سر کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے اور اسلام تو صراط مستقیم اور روشن حق ہے اس لیے بھی باطل کسی صورت میں حق خالص کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا اور شیطان تو سراسر باطل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ (الحجرات)

"اور یقین کرو کہ تمھارے درمیان رسول اللہ تشریف فرما ہیں۔"

جیسے کہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے یہ آیت واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ اس رسول گرامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہچان اور رب کریم کی بارگاہ میں ان کے مقام کی معرفت کی کوشش کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور جب بندے کو اس معرفت کی توفیق نہ ہو تو معاملہ اصحاب علم کے سپرد کر دیا گیا' یہ بھی آدھا علم ہے (کہ جس چیز کا علم نہ ہو اسے علماء کے سپرد کر دیا جائے) اور علم کے بغیر بحث مباحثہ سے منع کیا گیا ہے۔

تو آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ اے مسلمانو! پورے وثوق سے جان لو' علم الیقین' عین الیقین اور حق الیقین کے ساتھ یقین کر لو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسمانی طور پر تمھارے عالم مشاہدہ سے غائب ہو جائیں گے تو وہ پھر بھی رسول رہیں گے اور ان کی رسالت قیامت تک محفوظ ہے اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

---

[1] یہ حدیث امام حاکم نے مستدرک میں روایت کی ۱/۳۵' اور اسے صحیح قرار دیا علامہ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی' دیکھئے تفسیر ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں (وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین) نیز دیکھیے شرح السنۃ امام بغوی ۱۳/۲۱۳۔

آپ کا مبعوث ہونا برقرار ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بھیجنا امداد الٰہی ہے اور امداد الٰہی منقطع نہیں ہوتی۔

ارشاد ربانی ہے:۔

مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا وَمَا یُمْسِکْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ. (سورہ فاطر آیت ۲)

''اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے جو رحمت کھول دیتا ہے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے تو اس کے روکنے کے بعد کوئی اسے جاری کرنے والا نہیں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔''

پس رحمت کا عطا فرمانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے واسطے سے' جن لوگوں کی طرف رسول بھیجا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا محاسبہ فرماتا ہے اس زندگی میں اور اس کے بعد بھی (قبر میں پوچھا جائے گا کہ تو اس ہستی کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟) تو رسالت کیسے غائب ہو سکتی ہے؟ اور اگر کسی کو نبوت کے غائب (اور زائل) ہونے پر اصرار ہے تو مؤذن کو اذان میں یوں کہنا چاہیے۔

اَشْهَدُ اَنَّ محمداً کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے۔''

(حالانکہ ہر موذن یہ کہتا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زندہ بھی ہیں اور آپ کی رسالت بھی برقرار ہے) اور یہ اس لیے کہ زیادہ سے زیادہ آپ کے پیروکاروں کی روحیں آپ سے فیض حاصل کریں' کیونکہ عالم شہادت عالم ارواح سے زندگی حاصل کرتا ہے۔

اسی لیے امام بزار کی روایت کردہ حدیث میں آیا ہے کہ:۔

ہماری ظاہری زندگی تمہارے لیے بہتر ہے اور ہماری رحلت بھی تمہارے لیے بہتر ہے' تم بات کرتے ہو اور تمہارے لیے گفتگو کی جاتی ہے' تمہارے اعمال ہمارے سامنے پیش کیے جائیں گے تو ہم جو بھلائی پائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور جو برائی پائیں

گے تو تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔[1]

اس کی تائید اس حقیقت سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی طرف سے آپ پر درود بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے اور اس سلسلے کا جاری رہنا بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی آپ کی روح انور پر ہمیشہ نازل ہوتی رہتی ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا فرمان (يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الآیۃ الاحزاب ۵۶) یہ ایسی دلیل ہے جس کی سچائی مسلمان اسلام کے عظیم ترین رکن میں دیکھتا ہے، جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صیغہ حاضر کے ساتھ سلام عرض کرتا ہے (اور کہتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ) ہم نے جو اس سے پہلے کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس بندوں کے اعمال کی طرف متوجہ رہتی ہے اس کی بھی اس سے تائید ہوتی ہے، ہمارے اس دعوے کو اس حقیقت واقعیہ سے بھی تقویت ملتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد اقدس آج بھی اسی طرح صحیح سالم ہے جس طرح پہلے دن رکھا گیا تھا، یہ وہ مسئلہ ہے جس پر ملت اسلامیہ کا اجماع ہے اور اس کا راز یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانی روح پر اللہ تعالیٰ کی تجلی مسلسل ہے، اس تسلسل نے آپ کی روح اقدس کو آپ کی جسم اصلی اور جسم مثالی پر غالب کر دیا ہے، اسی لیے آپ کے جسم مبارک کا سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی روح انور اور آپ کا جسم مثالی ہر اس جان پر ضوبار ہے جو آپ کی طالب ہے اور آپ سے عشق کرنے والی ہر روح کو منور کر رہا ہے۔

ایک شاعر کہتا ہے۔

وَاِذَا كُنْتَ فِي الْحَقَائِقِ غِرًّا. ثُمَّ اَبْصَرْتَ عَارِفًا لَا تُمَارِيْ.

وَاِذَا لَمْ تَرَ الْهِلَالَ فَسَلِّمْ. لِاُنَاسٍ رَاَوْهُ بِالْاَبْصَارِ.

"جب تم حقائق سے بے خبر ہو، پھر تمہیں کوئی باخبر دکھائی دے جائے تو اس کے بارے میں شک نہ کرو۔"

---

[1] دیکھیے حافظ ہیثمی کی مجمع الزوائد ۲۴/۹۔ انھوں نے فرمایا کہ اس حدیث کے راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں، علامہ عراقی نے "طرح التثریب" میں فرمایا کہ اس کی سند جید (عمدہ) ہے۔

"اور جب تم پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکو تو ان لوگوں کی بات مان لو جنھوں نے چاند سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

خواب میں زیارت کے بارے میں وارد احادیث

۱۔ حدیث صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ.

"جس نے خواب میں ہماری زیارت کی وہ عنقریب بیداری میں ہماری زیارت کرے گا اور شیطان ہماری صورت میں نہیں آ سکتا"

امام بخاری فرماتے ہیں:۔

امام ابن سیرین نے فرمایا:۔ یہ اس وقت ہے جب کوئی شخص آپ کو آپ کی صورت میں دیکھے۔[۱] (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

امام مسلم نے یہ اضافہ کیا ہے:۔

اَوْ لَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الْیَقْظَۃِ.[۲]

"یا گویا کہ اس نے بیداری میں ہماری زیارت کی ہے"

سنن ابن ماجہ میں ہے:۔

فَکَاَنَّمَا رَآنِیْ فِی الیقظۃ.[۳]

"گویا اس نے بیداری میں ہماری زیارت کی ہے"

۲۔ امام بخاری حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

(ترجمہ) "جس نے خواب میں ہماری زیارت کی پس تحقیق اس نے ہماری زیارت کی، کیونکہ شیطان ہماری صورت نہیں اپنا سکتا اور

---

۱ صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۳ کے بعد۔

۲ صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۲۶۶۔

۳ سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۹۰۴۔

مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جز ہے۔"[1]

۳۔ امام بخاری حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

"جس نے خواب میں ہماری زیارت کی اس نے حق دیکھا کیونکہ شیطان ہمارا روپ نہیں دھار سکتا۔"[2]

۴۔ یہ بھی امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ رَّآنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ۔[3]

"جس نے (خواب میں) ہماری زیارت کی اس نے حق دیکھا"

۵۔ امام ترمذی اپنی سنن میں (حدیث نمبر ۲۲۸۰) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

"جس نے (خواب میں) ہماری زیارت کی تو ہم ہی وہ ہیں (جس کی اس نے زیارت کی ہے) اس لیے کہ شیطان کے بس میں نہیں ہے کہ وہ ہماری صورت اختیار کرے۔"

امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن، صحیح ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی نے اس حدیث کی شرح کرنے کے بعد فرمایا: علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اس نے آپ کی اسی صورت مبارکہ کی زیارت کی جو دنیا میں آپ کی تھی (یہاں تک کہ فرمایا) یہ بات معلوم ہے کہ بعض اوقات خواب میں آپ کی زیارت ایسی حالت میں ہوتی ہے جو آپ کے شایان شان تو ہوتی ہے لیکن آپ کی اس حالت کے مخالف ہوتی ہے جو دنیا میں تھی، اور یہ زیارت بھی برحق ہوتی ہے، مثلاً آپ کی زیارت اس طرح ہوئی کہ آپ کے جسم اقدس نے پورے مکان کو پُر کر رکھا ہے، تو یہ

---

[1] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۴۔

[2] ایضاً حدیث نمبر ۶۹۹۶۔

[3] صحیح بخاری حدیث نمبر ۶۹۹۷۔

خواب اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مکان بھلائی کے ساتھ بھرا ہوا ہے۔

اور اگر شیطان آپ کی صورت یا آپ کی طرف منسوب کسی حالت کو اپنا سکے تو یہ اس حدیث کے عموم کے خلاف ہو گا جس میں ارشاد فرمایا: ''بے شک شیطان ہماری صورت میں نہیں آ سکتا'' تو بہتر یہ ہے کہ آپ کی زیارت یا آپ کی کسی چیز کی زیارت یا آپ کی طرف منسوب کسی چیز کی زیارت کو اس بات سے ماورا قرار دیا جائے کہ شیطان اسے اختیار کر سکے، تو یہ عزت اور عصمت کے زیادہ لائق ہے، جیسے شیطان بیداری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحیح تاویل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی زیارت کسی بھی حالت میں ہو باطل اور بے بنیاد خواب نہیں ہے، بلکہ وہ اپنی جگہ پر درست ہے، اگرچہ آپ کی زیارت آپ کی صورت مبارکہ کے علاوہ کسی دوسری صورت میں ہو، پس اس صورت کو اختیار کرنا شیطان کی طرف سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ابن حجر کہتے ہیں کہ یہ قاضی ابوبکر بن الطیب وغیرہ کا قول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان (فَقَدْ رَاَی الحقّ) اس کی تائید کرتا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے وہ حق دیکھا جس سے خواب دیکھنے والے کو آگاہ کرنا مقصود تھا، پس اگر یہ خواب اپنے ظاہر پر ہو تو فبہا، ورنہ اس کی تاویل کی کوشش کی جائے گی اور اسے مہمل نہیں رہنے دیا جائے گا، کیونکہ یہ خواب یا تو بھلائی کی خوشخبری ہے یا شر سے ڈرایا جا رہا ہے، دوسری صورت میں یا تو دیکھنے والے کو ڈرانا مقصود ہے یا اس شر سے روکنا مقصود ہے، یا اسے کسی دینی یا دنیاوی حکم سے آگاہ کرنا مطلوب ہے۔[1]

اس کے بعد ابن حجر قاضی عیاض کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ وہ شخص خواب کی اس زیارت کی تاویل اور اس کا صحیح ہونا بیداری میں دیکھ لے گا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ بیداری میں دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے گا اس توجیہ پر اعتراض کیا گیا ہے کہ آخرت میں تو تمام امت آپ کی زیارت کرے گی خواہ کسی نے خواب میں آپ کی زیارت کی ہو یا نہ، تو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

---

[1] فتح الباری ۱۲/۳۸۴۔

زیارت خصوصی طور پر کوئی فضیلت نہ رہے گی' قاضی عیاض نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہوسکتا ہے' کہ خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس صفت کے ساتھ زیارت جس کے ساتھ آپ معروف ہیں اس بات کا سبب ہو کہ اس شخص کو آخرت میں نوازا جائے اور وہ خاص طور پر قریب جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہو اور اس کے درجات کی بلندی کی شفاعت کی جائے اور اسی قسم کی دوسری خصوصیات اسے حاصل ہوں۔[1]

حدیث شریف میں آیا ہے۔ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ. یا اس سے ملتے جلتے الفاظ وارد ہوئے ہیں' ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اگرچہ شیطان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے' لیکن اس کو یہ طاقت نہیں دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صورت اختیار کرلے۔

امام مازری فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی توجیہ میں محققین کا اختلاف ہے' قاضی ابوبکر بن الطیب فرماتے ہیں کہ "مَنْ رَّآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِی" کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا خواب صحیح ہے' نہ تو بے بنیاد خواب ہے اور نہ ہی شیطان کی تشبیہات میں سے ہے' اس کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ بعض روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں "فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ" حدیث کے ان الفاظ "فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ" کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کا خواب بے بنیاد نہیں ہوگا۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ہوسکتا ہے حدیث کا مطلب یہ ہو کہ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس صفت کے ساتھ زیارت کرے جس کے ساتھ آپ دنیا میں موصوف تھے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی واقعی صفت کی ضد کے ساتھ آپ کی زیارت کرے' اگر ایسا ہو تو یہ حقیقی خواب نہیں ہوگا بلکہ تاویلی خواب ہوگا' کیونکہ خواب دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہوتا ہے جو اپنے ظاہر پر محمول ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو تاویل کا محتاج ہوتا ہے۔

امام نووی نے فرمایا کہ قاضی عیاض کا یہ قول ضعیف ہے' بلکہ صحیح یہ ہے کہ وہ شخص حقیقۃً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کرتا ہے خواہ آپ کی صفت معروفہ

---

[1] فتح الباری ۱۲/۳۸۵۔

کے ساتھ زیارت ہو یا غیر معروف صفت کے ساتھ' جیسے علامہ مازری نے بیان کیا۔
امام نووی نے جس قول کا رد کیا ہے' اسے خوابوں کی تعبیر کے امام' امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ معتبر قرار دے چکے ہیں' قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ اچھی اور درمیانی راہ ہے' امام مازری کے قول کے ساتھ تطبیق دی جا سکتی ہے' اور وہ اس طرح کہ دونوں صورتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار حقیقۃً ہے' لیکن جب آپ کی اصل صورت میں ہو' مثلاً کسی شخص کو آپ کی اصل صورت مبارکہ میں زیارت ہو تو اس کی تعبیر کی حاجت نہیں ہو گی اور جب مختلف صورت میں زیارت ہو تو یہ دیکھنے والے کی خامی ہے' کہ اس نے ایک صفت کو اس حال پر گمان کیا ہے جس پر وہ ہے نہیں (یعنی اس نے ایک دوسری صورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت گمان کر لیا ہے ۲(ق) اس خواب میں جو کچھ دیکھا گیا ہے اس کی تعبیر کی ضرورت پیش آئے گی' علماء تعبیر کا یہی معمول ہے' وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی بے علم آدمی یہ کہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے تو اسے کہا جائے گا کہ آپ کی صفت بیان کرو (جو تم نے دیکھی ہے) اگر اس کا بیان روایات میں آنے والی صفت کے مطابق ہو تو اس کی بات مان لی جائے گی ورنہ قبول نہیں کی جائے گی' علماء تعبیر نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مختلف ہیأت میں بھی ہو سکتی ہے' حالانکہ آپ کی صورت مبارکہ وہی ہے جو ہے۔
بعض علماء کہتے ہیں کہ شیطان آپ کی صورت ہرگز اختیار نہیں کر سکتا' تو جس شخص کو آپ کی زیارت اچھی صورت میں ہوئی ہے تو یہ اس زیارت کرنے والے کا حسن ہے اور اگر آپکے کسی عضو میں خلاف حسن کوئی بات ہے یا نقص ہے تو یہ زیارت کرنے والے کے دین کا نقص اور عیب ہے (اس ذات مقدسہ کو تو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا ہے خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ) یہ حق موقف ہے' یہاں تک کہ زیارت کرنے والے پر ظاہر ہو جائے کہ اس میں کوئی خلل ہے یا نہیں؟ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورانی ہیں اور صاف آئینے کی طرح ہیں' آئینے کی طرف دیکھنے والے کو اپنی ہی خوبصورتی اور بدصورتی دکھائی دیتی ہے۔
اسی طرح خواب میں آپ کے سنے ہوئے کلام کے بارے میں کہا جائے گا

کہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے سامنے پیش کیا جائے گا جو اس کے موافق ہو وہ حق ہے اور جو اس کے مخالف ہو تو اس کی وجہ یہ ہو گی کہ سننے والے کے سننے میں خلل ہے، پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کریمہ کا دیدار برحق ہے اور اگر خلل ہے تو اس بنا پر ہے کہ خواب دیکھنے والے کے سننے میں یا اس کی بصیرت میں خلل ہے، یہ وہ بہترین فیصلہ ہے جو میں نے اس مسئلے میں (علماء محققین سے) سنا۔

پھر قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے بعض علماء سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر خواب کے اعتبار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خصوصیت عطا کی ہے، اور شیطان کو منع کر دیا ہے کہ وہ کسی بھی خواب میں آپ کی صورت اختیار کرے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ وہ خواب میں آپ کی زبانِ اقدس پر جھوٹ جاری کر دے، اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے بارے میں قانونِ عادت توڑ دیا ہے (اور شیطان ان کی صورت بیداری میں اختیار نہیں کر سکتا) تاکہ بیداری میں ان کے حال کی صحت ثابت ہو جائے، لہٰذا یہ ناممکن ہے کہ شیطان بیداری میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اختیار کر لے، آپ کی صفت کے برخلاف صفت کے ساتھ بھی موصوف نہیں ہو سکتا (یعنی وہ آپ کی صفت سے مختلف صفت کے ساتھ موصوف ہو کر بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر اس طرح ہو تو حق اور باطل کے درمیان التباس لازم آ جائے گا۔

ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ علماء نے جو کچھ بیان کیا ہے ان کے اقوال کے درمیان تطبیق کی صورت مجھے یہ دکھائی دیتی ہے کہ جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی کسی ایک صفت پر یا متعدد صفات پر جو آپ کے ساتھ مختص ہیں تو اس نے آپ ہی کی زیارت کی ہے اور اگر تمام صفات مخالف ہوں تو یہ زیارت اس شخص سے مختلف ہو گی جس نے آپ کی ہیأت کاملہ کی زیارت کی ہے، پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برحق زیارت کسی تعبیر کی محتاج نہیں ہے (بلکہ زیارت کرنے والے کی خوش بختی کی دلیل ہے) اور یہ حدیث (فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ) اسی پر منطبق ہے اور اگر آپ کی صفات میں کمی ہے تو اس کمی کے مطابق تاویل کی جائے گی اور پورے عموم کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ جس کسی نے اور جس حالت میں بھی آپ کی زیارت کی ہے

اس نے درحقیقت آپ ہی کی زیارت کی ہے۔[1]

اھم فائدہ

اس کے بعد امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دوسرا مسئلہ بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ ماہرین تعبیر نے خواب میں مطلقاً اللہ تعالیٰ کے دیدار کو جائز قرار دیا ہے اور اس میں وہ اختلاف جاری نہیں کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کے بارے میں ہے۔

اور بعض نے اس بارے میں ایسے امور بیان کیے ہیں جو ہر صورت تاویل کے محتاج ہیں۔ کبھی تو اس کی تعبیر بادشاہ سے کی جائے گی' کبھی والد کے ساتھ' کبھی آقا کے ساتھ اور کبھی کسی بھی فن کے امام سے تعبیر کی جائے گی' چونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت پر آگاہی ناممکن ہے اور جتنے بھی تعبیر بیان کرنے والے ہیں ان کے بارے میں سچ اور جھوٹ دونوں ہی احتمال ہیں لہٰذا اس شخص کا خواب ہمیشہ تعبیر کا محتاج رہے گا برخلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے' جب آپ کی اس صفت پر زیارت کی جائے گی جس پر اجماع ہے اور آپ کے بارے میں جھوٹ جائز نہیں ہے' تو یہ حالت خالص حق ہوگی اور تعبیر کی محتاج نہیں ہوگی۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کے اس جملے (رَآنِیْ) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس شخص کو ہمارے بدن اور جسم کی زیارت ہوئی ہے' بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس نے ہماری مثال دیکھی ہے اور وہ مثال ذریعہ بن گئی ہے اس بات کا کہ جو معنی ہماری ذات میں پایا جاتا ہے وہ اس مثال کی طرف منتقل ہوگیا ہے (یعنی وہ جسم مثالی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قائم مقام ہے)

اسی طرح ارشاد مبارک (فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقْظَةِ) کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ ہمارے جسم اور بدن کی زیارت کرے گا (بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہمارے جسم مثالی کی زیارت کرے گا)

امام غزالی نے فرمایا: آلہ کہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی' شے کی ذات خیالی

---

[1] فتح الباری ۱۲/ ۳۸۷۔

مثال کا عین نہیں بلکہ غیر ہے' لہٰذا دیکھنے والے نے جو شکل دیکھی ہے وہ روح مصطفیٰ ﷺ یا آپ کی شخصیت نہیں ہے بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اس نے مثال کی زیارت کی ہے۔[1]

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جس نے خواب میں ہماری زیارت کی' جس صفت کے ساتھ بھی ہو تو اسے خوش ہونا چاہیے اور اسے معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے سچا خواب دیکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور خوشخبری ہے' یہ جھوٹا خواب نہیں ہے جو شیطان کی طرف منسوب ہوتا ہے' کیونکہ شیطان ہماری صورت میں نہیں آ سکتا۔

اسی طرح آپ کے فرمان (فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ) کا مطلب یہ ہے کہ اس نے حق دیکھا ہے باطل نہیں دیکھا۔ اسی طرح آپ کے ارشاد (فَقَدْ رَآنِیْ) کا معنی یہ ہے کہ اس نے اس طرح ہماری زیارت کی کہ اس کے بعد دیدار کا کوئی مرتبہ نہیں' کیونکہ جب شرط اور جزا متحد ہوں تو اس کی دلالت انتہائی کمال پر ہوتی ہے۔

شیخ ابو محمد بن ابی جمرہ کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد (فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ) سے معلوم ہوتا ہے کہ جس صاحب دل کے خیال میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت منقش ہو جائے اور اس کے عالم سِرّ میں وہ صورت اس کے ساتھ گفتگو کرے تو یہ حق ہو گا' بلکہ دوسرے جو چیز سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اس سے یہ مشاہدہ زیادہ سچا ہو گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان فرمایا ہے اور ان کے دلوں کو منور کر دیا ہے یہ مقام جس کی طرف شیخ نے اشارہ کیا ہے الہام ہے اور الہام اس وحی کی ایک قسم ہے جو انبیاء کی طرف بھیجی جاتی ہے' لیکن میں نے کسی حدیث میں نہیں دیکھا کہ الہام کا وہ وصف بیان کیا ہو جو خواب کا بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ خواب کو نبوت (کے چھیالیس اجزا میں سے) ایک جز قرار دیا گیا ہے' الہام اور خواب میں یہ فرق بیان کیا گیا ہے کہ خواب کے معین قواعد ہیں اور اس کی مختلف تاویلیں ہیں' نیز خواب ہر شخص دیکھتا ہے' برخلاف الہام کے کہ وہ صرف خواص کے لیے واقع ہوتا ہے اور اس کے لیے کوئی قاعدہ نہیں ہے جس کی بنا پر الہام اور شیطانی القا کے درمیان فرق کیا جا سکے۔[2]

---

1. فتح الباری ۱۲/ ۳۸۷۔
2. فتح الباری ۱۲/ ۳۸۸۔

جمہور علما اس بات کے قائل ہیں کہ مباح کے سلسلے میں الہام پر عمل کرنا جائز نہیں ہے مگر جس وقت کوئی بھی دلیل نہ پائی جائے علامہ ابن سمعانی فرماتے ہیں کہ الہام کا انکار مردود ہے۔ کیونکہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی عزت افزائی کے لیے اس کے دل میں کسی حقیقت کا القاء کر دے (جس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں القا کیا تو انھوں نے خطبہ دیتے ہوئے اچانک فرمایا: یَاسَارِیَۃُ الْجَبَلَ) لیکن سچے اور جھوٹے الہام کے درمیان فرق کا پیمانہ یہ ہے کہ جو الہام شریعت محمدیہ (علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کے معیار پر قائم ہو اور قرآن و حدیث میں اسے رد کرنے والی کوئی چیز نہ پائی جائے تو وہ مقبول ہے' ورنہ مردود ہے' نفس کی غلط سوچ ہے اور شیطانی وسوسہ ہے۔

اس گفتگو سے وہ مسئلہ بھی معلوم ہو جاتا ہے جس پر اس سے پہلے تنبیہ کی جا چکی ہے اور وہ یہ کہ اگر کسی سونے والے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو اور وہ دیکھے کہ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے کسی چیز کا حکم دے رہے ہیں تو کیا اس پر اس حکم کی تعمیل واجب ہے؟ یا اس حکم کو شریعت ظاہرہ پر پیش کرنا ضروری ہے' صحیح اور قابل اعتماد دوسری شق ہے۔[1]

علامہ ابن حجر ہیتمی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں کہ اس امر میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ بہت سے لوگ بیک وقت آپ کی زیارت کریں' کیونکہ آپ سورج کی طرح ہیں (سورج کو بیک وقت دنیا کے بہت سے لوگ دیکھتے ہیں) اسی طرح تاج بن عطاء اللہ نے فرمایا۔ اس دیدار سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ شخص صحابی ہو جائے کیونکہ صحابی

---

[1] فتح الباری ۸۹/۱۲ـ۳۸۸۔

نوٹ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کو خواب میں شراب پینے کا حکم دیں تو کیا اس کے لیے شراب پینا جائز ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں' کیونکہ اس شخص نے سوتے ہوئے ایک حکم سنا ہے جب وہ حکم شریعت کے خلاف ہے تو اس حکم پر عمل نہیں کیا جائے گا' کیونکہ شریعت مبارکہ کے احکام صحابہ کرام نے بیداری میں بقائمی ہوش و حواس سنے ہیں پھر وہ احکام ہر دور کے علماء نے بحالت بیداری سن کر نقل کیے ہیں' یہ شخص خواب کی وجہ سے صحیح نہیں سن سکا۔ ۱۲ فتاویٰ عزیزی۔

ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ زیارت عالم ملک میں ہو اور یہ زیارت عالم ملکوت میں ہے اور اسے صحبت نہیں کہا جاتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کے ممکن ہونے کو اس حدیث سے تقویت ملتی ہے جسے امام دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان الفاظ سے روایت کیا۔

مَنِ اسْتَكْمَلَ وَرْعَهُ حُرِمَ رُؤْيَتِيْ فِي الْمَنَامِ۔

علامہ ابن حجر مکی ہیتمی رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص اپنے ورع اور تقویٰ کو کامل شمار کرے وہ خواب میں ہماری زیارت سے محروم کر دیا جائے گا' یعنی خواب کی وہ زیارت جو زائر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے اس طرح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معروف اوصاف کا دیدار ہو اس کے محروم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اپنے تقویٰ کو کامل جاننا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ اپنے عمل پر فخر کرتا ہے' ردّی اخلاق کا اس پر غلبہ ہے اور وہ اچھی عبادت میں اخلاص اور سچائی سے محروم ہے (یہاں تک کہ فرمایا) اسے خاص طور پر یہ سزا اس لیے دی گئی کہ خواب کا سچا ہونا عمل کی سچائی کی دلیل ہے اور خواب کا جھوٹا ہونا عمل کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے' اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار عطا نہیں کیا جاتا تاکہ یہ دلیل بن جائے کہ وہ کمالِ تقویٰ کے دعوے میں جھوٹا ہے اور اسے تقویٰ و ورع نام کی کوئی چیز حاصل نہیں ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ممکن ہے' اس بارے میں صحیح حدیث بھی وارد ہے۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ کے پاس اس وقت حاضر ہوئی جب سورج کو گرہن لگا اور لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے' ام المؤمنین بھی کھڑی نماز پڑھ رہی تھیں' میں نے کہا: لوگوں کو کیا ہے؟ (نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟) انھوں نے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور زبان سے کہا سبحان اللہ! میں نے پوچھا کوئی نشانی ہے؟ تو انھوں نے اشارے سے بتایا کہ ہاں! میں بھی کھڑی ہو گئی یہاں تک کہ (قیام کے طویل ہونے کے

سبب) مجھ پر غشی طاری ہوگئی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی' پھر فرمایا: جو چیز بھی میں نے (ابھی تک) نہیں دیکھی تھی وہ میں نے اس جگہ دیکھ لی' یہاں تک کہ جنت اور دوزخ' میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمھیں قبروں میں آزمائش میں ڈالا جائے گا' یہ آزمائش مسیح دجال کی آزمائش کے قریب ہوگی' تم میں سے ایک کے پاس آنے والا آئے گا اور کہا جائے گا کہ تو اس مرد کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ مومن کہے گا کہ یہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں' ہمارے پاس روشن آیات اور ہدایت لے کر آئے تو ہم نے آپ کی دعوت کو قبول کیا' ایمان لائے اور ہم نے پیروی کی' اسے کہا جائے گا کہ تو آرام سے سوجا' ہمیں معلوم ہے کہ تو مومن تھا' لیکن منافق کہے گا کہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تو میں نے بھی وہی کچھ کہہ دیا۔[1] (ترجمہ کسی قدر اختصار کے ساتھ)

یہ حدیث واضح دلیل ہے اور اس شخص پر رد کرتی ہے جو یہ کہتا ہے کہ زیارت صرف صحابہ کرام کو ہوتی ہے' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نیک اور صالح روحوں کو عالم برزخ میں دیدار ہوتا ہے' جب اس طرح ہے تو ماننا پڑے گا کہ دنیا میں بھی آپ کی زیارت ناممکن نہیں ہے۔

ابن عساکر نے اپنی کتاب ''تبیین کذب المفتری فی ما نسب الی الامام الاشعری'' میں سند متصل کے ساتھ بیان کیا کہ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ تعالیٰ کو رمضان کی ستائیسویں تاریخ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

امام ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ' ابن حجر نے الدرر الکامنہ میں' ابن سعد نے الطبقات میں اور ان کے علاوہ دیگر تذکرہ نگاروں نے متعدد علماء اور اولیاء کا تذکرہ کیا جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی' معلوم ہوا کہ ضروری نہیں کہ صرف صحابہ کرام کو زیارت کی سعادت حاصل ہو۔

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ۱/۲۵۱' باب اس شخص کا جس نے صرف گہری غشی کی صورت میں وضو کیا' مسلم شریف حدیث نمبر ۹۰۵ موطا امام مالک ۱/۱۸۸ نسائی شریف ۳/۱۵۱۔

ابن قیم کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۳۷ پر بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن نعیم نے بیان کیا کہ مجھے نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ جو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں' کیا آپ ان کے سلام کو سمجھتے ہیں؟ فرمایا: ہاں بلکہ ہم ان کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔

ابن قیم نے ہی کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۷۱ پر لکھا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی اس حال میں کہ آپ حضرت علی مرتضیٰ اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان فیصلہ فرما رہے ہیں۔

اسی صفحہ پر لکھتے ہیں کہ حماد بن ابی ہاشم کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی' حضرت ابوبکر آپ کی دائیں جانب اور حضرت عمر فاروق بائیں جانب تھے' دو شخص حاضر ہو کر اپنا مقدمہ بارگاہ رسالت میں پیش کرتے ہیں اور آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں' حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اے عمر! جب تم عمل کرو تو ان دونوں کے مطابق عمل کرنا' حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس شخص کو فرمایا کہ تم قسم کھا کر بتاؤ کہ کیا واقعی تم نے یہ خواب دیکھا ہے' اس نے قسم کھائی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رو پڑے۔

کتاب الروح کے صفحہ نمبر ۲۱۴ پر سات قاریوں میں سے ایک قاری حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ بات کرتے تھے تو ان کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی تھی' ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ جب بھی بیٹھتے ہیں تو خوشبو لگاتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: میں خوشبو کو ہاتھ لگاتا ہوں اور نہ ہی اس کے قریب جاتا ہوں' ہوا یہ کہ مجھے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حال میں زیارت ہوئی آپ میرے منہ میں قرأت کر رہے تھے (یعنی میرے سامنے بیٹھ کر تلاوت کر رہے تھے) اس وقت سے میرے منہ سے یہ خوشبو محسوس کی جاتی ہے۔

امام قسطلانی مواہب لدنیہ (۶۶۳/۲) میں حضرت حماد بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ امام محمد بن سرین (فن تعبیر کے امام) کے سامنے جب کوئی شخص کہتا کہ میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے تو وہ اسے فرماتے کہ جس ہستی کی تم نے زیارت کی ہے ان کی صفت بیان کرو، اگر وہ ایسی صفت بیان کرتا جسے امام ابن سیرین نہیں پہچانتے تھے تو وہ فرماتے کہ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہیں کی۔ اس کی سند صحیح ہے۔

محدث حاکم عاصم بن کلیب سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بتایا کہ مجھے خواب میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے، انھوں نے فرمایا: آپ کی صفت بیان کرو، میں نے بتایا کہ آپ کی شکل اور صورت مبارکہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مشابہ ہے تو انھوں نے فرمایا: واقعی تمھیں سرکار ﷺ کی زیارت ہوئی ہے، اس کی سند صحیح ہے۔

امام جلال الدین سیوطی الحاوی للفتاوی (ص ۲۶۰) میں فرماتے ہیں کہ ان حوالہ جات اور احادیث سے مجموعی طور پر یہ ثابت ہوگیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسمانی اور روحانی اعتبار سے زندہ ہیں اور آپ کی وہی حالت ہے جو رحلت سے پہلے تھی، آپ کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی اور آپ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں جس طرح فرشتے غائب ہیں، حالانکہ وہ جسمانی طور پر زندہ ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو پردہ اٹھا دیتا ہے اور وہ آپ کی ہیئات اصلیہ کی زیارت کا شرف حاصل کر لیتا ہے اور اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ ردّ ہے اس شخص پر جو اس زمانے میں دعویٰ کرتا ہے کہ میں دلائل سے مناظرہ کر سکتا ہوں اور فضیلت والے زمانوں کے پُر خلوص علماء کے ارشادات سے نقلی نہیں بلکہ عقلی دلائل کی بنیاد پر اختلاف کر سکتا ہوں، یہ حضرات بعض اوقات معقول کو دلیل ہی نہیں مانتے، ہم ان کے تمام تر احترام کے باوجود ان سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک تو عقلی دلیل کی طرف اس وقت رجوع کیا جاتا ہے جب نقلی

دلیل نہ پائی جائے' اس جگہ نقلی دلائل کی فراوانی کے باوجود عقلی دلیل پر اعتماد کرنے کا آپ کے پاس کیا جواز ہے؟

اس زمانے کے عجائب میں سے یہ بات ہے کہ بعض علماء اپنے بارے میں یہ خوش فہمی رکھتے ہیں کہ ہم درجۂ اجتہاد کو پہنچے ہوئے ہیں اور اسی بنا پر اپنے آپ کو اس مقام پر فائز سمجھتے ہیں کہ ان علماء پر نقص یا کوتاہی کا الزام عائد کریں جو ان سے علم اور فضیلت میں آگے ہیں' یہ ہمارے دور کی بڑی پرابلم اور مصیبت ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر اس شخص کو نصیحت کروں جسے اس کے نفس نے غلط فہمی اور اہل علم و فضل پر دست ظلم دراز کرنے پر ابھارا ہوا ہے اور انھیں گزارش کروں کہ وہ ان نصوص کی طرف رجوع کریں جن سے صراحتہً یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب میں دیدار صرف صحابہ کرام کو نہیں دوسرے خوش بختوں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔

کیا امام نووی پر کوتاہی کا الزام لگایا جا سکتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ جذباتی شخصیت ہیں' جیسے شیخ زرقاء نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے پُرجوش جذبات نے ان لوگوں کی آنکھوں کو معنی صحیح کے سمجھنے سے روک رکھا ہے۔ پھر اپنے کلام کی تائید میں ابن حجر کی سوچ اور سمجھ کو پیش کرتے ہیں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جناب! جب ابن حجر کا کلام آپ کو راضی نہیں کر سکا تو آپ قوی دلائل کا مقابلہ اپنی خاص رائے سے کس طرح کر سکتے ہیں؟ آپ اپنی جان پر ترس کھائیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور براہ کرم یہ بھی بتا دیں کہ پُرجوش جذبات کب راہ راست میں رکاوٹ بنتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی رضا کی خاطر حق تک پہنچنے میں کامیاب ہوں' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَ مَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ) (الحدید آیت ۱۶)

"کیا ایمان والوں کے لیے وہ وقت قریب نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور نازل ہونے والے حق کے لیے جھک جائیں۔" پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے سچے جذبے کا ایمان کے راسخ کرنے میں بڑا کردار ہے' ایمان کی تو بنیاد ہی محبت ہے اور ایمان جذبے ہی سے قائم رہتا ہے' سیدنا عمر

فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے اس حقیقت کو خوب اچھی طرح بے نقاب کرتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک ہم اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں“

حدیث صحیح میں اس پر تنبیہ آئی ہے، حضرت عبداللہ ابن ہشام ابن زہرہ تیمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، فرمایا: قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں ہماری جان ہے تم کامل مومن نہیں ہو گے جب تک ہم تمہارے نزدیک تمہاری جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں، حضرت عمر نے عرض کیا: حضور ﷺ! اب آپ مجھے میری جان سے زیادہ محبوب ہیں، آپ نے فرمایا: عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوا ہے۔[1]

خلاصۂ گفتگو

اس تمام گفتگو کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ خواب میں دیدار چھ طریقے پر ہو سکتا ہے۔

۱۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان صفات کے ساتھ زیارت ہو جو سیرت وشمائل کی کتابوں میں بیان کی گئی ہیں اور آپ کو کہا جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ کے دل میں بھی یہ بات آئے کہ یہ رسول اللہ ہیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۲۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ان صفات کے ساتھ ہو جو کتب شمائل میں بیان کی گئی ہیں اور آپ کو کہا جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] اس حدیث کو امام بخاری نے۔ باب ”حب الرسول من الایمان“ میں (۱/۵۵) امام مسلم نے۔ باب ”وجوب محبته رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم“ میں (حدیث نمبر ۴۴) امام نسائی نے ”باب علامة الایمان“ (۸/۱۵-۱۱۴) اور ابن ماجہ نے مقدمہ میں (نمبر ۱۶۷) روایت کیا۔

علیہ وآلہٖ وسلم ہیں، لیکن آپ کے دل میں یہ واقع نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۳۔ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کتب شمائل میں بیان کردہ کتب کی صفات کے ساتھ ہو، لیکن آپ کو یہ نہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور نہ ہی آپ کے دل میں یہ واقع ہو کہ یہ رسول اللہ ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۴۔ آپ کی زیارت کتب شمائل کی بیان کردہ صفات کے مطابق نہ ہو اور آپ کو کہا جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں اور آپ کے دل میں بھی یہ واقع ہو کہ یہ رسول اللہ ہیں، صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

۵۔ زیارت کتب شمائل کے مطابق نہ ہو اور آپ کو یہ نہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں، تاہم آپ کے دل میں یہ واقع ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

۶۔ زیارت کتب شمائل کے مطابق نہ ہو اور آپ کے دل میں یہ واقع نہ ہو کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں لیکن کوئی شخص آپ کو بتائے کہ یہ رسول اللہ ہیں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

پس پہلی تین صورتوں میں زیارت برحق ہے، اس میں کوئی شک نہیں اور یہ شریعت کے مخالف بھی نہیں، چوتھی اور پانچویں صورتیں بھی برحق زیارت ہیں جب یہ شریعت کے مطابق ہوں اور اگر شریعت کے بیان کے مطابق نہ ہوں تو نقص خواب کے دیکھنے والے کا ہے اور ماہرین تعبیر کے نزدیک مقام کے مناسب تاویل کی جائے گی۔

لیکن چھٹی قسم باطل ہے اور واقع کے برعکس ہے، اسے جادوگر اور دجال قسم کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

یہ اہم اور قیمتی بحث ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت فرمائی ہے

والحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ آلہ واصحابہ اجمعین



حضور سید عالم ﷺ کی زیارت

زیر نظر تحریر عالم اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "عقائد و نظریات" سے لی گئی ہے چونکہ یہ حصہ خواب میں حضور سید عالم ﷺ کی زیارت کے عنوان سے ہے اس لیے اس کتاب میں شامل کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

امام بخاری، مسلم اور ابو داؤد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَّانِیْ فِی الْمَنامِ فَسَیَرانِیْ فِی الْیَقْظَۃِ وَلایَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ[1]

"جس نے خواب میں ہماری زیارت کی وہ عنقریب بیداری میں ہماری زیارت کرے گا۔ اور شیطان ہماری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔"

بیداری میں زیارت سے مراد کیا ہے؟ آخرت میں یا دنیا میں۔ دنیا میں زیارت مراد ہو تو یہ آپ کی حیات ظاہرہ کے ساتھ خاص ہے یا بعد والوں کو بھی شامل ہے؟ پھر کیا یہ حکم ہر اس شخص کے لیے ہے جسے خواب میں زیارت ہوئی یا ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جن میں قابلیت اور سنت کی پیروی پائی جائے؟ اس سلسلے میں محدثین کے مختلف اقوال ہیں: امام ابو محمد ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ الفاظ سے عموم معلوم ہوتا ہے اور

---

[1] محمد بن اسماعیل البخاری، الامام: صحیح البخاری (مجتبائی، دہلی) ج ۲، ص ۱۰۳۵

جو شخص نبی اکرم ﷺ کی تخصیص کے بغیر تخصیص کرتا ہے وہ سینہ زوری کا مرتکب ہے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام ابن ابی جمرہ کا یہ قول نقل کر کے فرماتے ہیں

''اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا وعدۂ شریفہ پورا کرنے کے لیے خواب میں دیدار سے مشرف ہونے والوں کو بیداری میں دولت دیدار عطا کی جاتی ہے اگرچہ ایک مرتبہ ہی ہو''

عوام الناس کو یہ دولت گراں مایہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت حاصل ہوتی ہے، وہ حضرات جو پابند سنت ہوں انہیں ان کی کوششوں اور سنت کی حفاظت کے مطابق زندگی بھر بکثرت یا کبھی کبھی زیارت حاصل ہوتی ہے، سنت مطہرہ کی خلاف ورزی اس سلسلے میں بڑی رکاوٹ ہے۔''[1]

امام مسلم حضرت عمران بن حصین، صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے سلام کہا جاتا تھا۔ میں نے گرم لوہے کے ساتھ داغ لگایا تو یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اور جب یہ عمل ترک کیا تو سلام کا سلسلہ پھر جاری ہوگیا۔ علامہ ابن اثیر نے نہایہ میں فرمایا: فرشتے انہیں سلام کہتے تھے جب انہوں نے بیماری کی وجہ سے گرم لوہے سے علاج کیا تو فرشتوں نے سلام کہنا چھوڑ دیا کیونکہ گرم لوہے سے داغ لانا توکل، تسلیم، صبر اور اللہ تعالیٰ سے شفا طلب کرنے کے خلاف ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ داغ لگانا ناجائز ہے، ہاں! یہ توکل کے خلاف ہے جو اسباب کے اختیار کرنے کے مقابلے میں بلند درجہ ہے۔[2]

اس سے معلوم ہوا کہ سنت کی خلاف ورزی برکات وکرامات کے حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

---

[1] (عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی (طبع بیروت) ج ۲، ص ۲۵۶)

[2] (عبدالرحمان بن ابی بکر السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی (طبع بیروت) ج ۲، ص ۲۵۷)

امام قرطبی (متوفی ۶۷۱ھ) چند احادیث کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

''مجموعی طور پر ان احادیث کے پیش نظر یہ بات یقینی ہے کہ انبیاء کرام کی وفات کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے غائب کر دیئے گئے ہیں۔ اور ہم ان کا ادراک نہیں کرتے اگرچہ وہ زندہ موجود ہیں' یہی حال فرشتوں کا ہے کیونکہ وہ زندہ اور موجود ہیں لیکن ہم میں سے کوئی انہیں نہیں دیکھتا' سوائے اولیاء کرام کے جنہیں اللہ تعالیٰ اس کرامت کے ساتھ خاص کرتا ہے۔''[۱]

قاضی ابوبکر بن العربی فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کا دیدار صفت معلومہ کے ساتھ ہو تو یہ حقیقی ادراک ہے اور اگر اس سے مختلف صفت کے ساتھ ہو تو یہ مثال کا ادراک ہے (علامہ سیوطی فرماتے ہیں یہ بہت عمدہ بات ہے) آپ کی ذات اقدس کا روح اور جسم کے ساتھ دیدار محال نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ اور باقی انبیاء کرام زندہ ہیں۔ وصال کے بعد ان کی روحیں لوٹا دی گئی ہیں۔ انہیں قبروں سے نکلنے اور علوی' اور سفلی جہان میں تصرف کی اجازت دی گئی ہے۔''[۲]

جو لوگ اس دنیا میں ہیں وہ عالم ملک اور عالم شہادت میں ہیں اور جو اس دنیا سے رحلت کر گئے ہیں وہ عالم غیب اور عالم ملکوت میں ہیں۔ جانے والے ہمیں دکھائی دے سکتے ہیں نہیں؟

اس سلسلے میں حجۃ الاسلام امام غزالی فرماتے ہیں:

''انہیں ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے' انہیں ایک دوسری آنکھ سے دیکھا

۱؎ (محمد بن احمد القرطبی' الامام: التذکرہ (المکتبۃ التجاریہ) ص ۱۹۱)

۲؎ (عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی' امام: الحاوی للفتاوی (طبع بیروت) ج ۲' ص ۲۶۳)

جاتا ہے جو ہر انسان کے دل میں پیدا کی گئی ہے۔ لیکن انسان نے اس پر شہوات نفسانیہ اور دنیاوی مشاغل کے پردے ڈال رکھے ہیں۔ جب تک دل کی آنکھ سے یہ پردہ دور نہیں ہوتا' اس وقت تک عالم ملکوت کی کسی چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔ چونکہ انبیاء کرام کی آنکھوں سے یہ پردہ دور ہوتا ہے' اس لیے انہوں نے ضرور عالم ملکوت اور اس کے عجائب کا مشاہدہ کیا ہے مردے عالم ملکوت میں ہیں ان کا بھی مشاہدہ کیا اور خبر دی...... ایسا مشاہدہ صرف انبیائے کرام کے لیے ہوسکتا ہے ان اولیاء کرام کے لیے جن کا درجہ انبیاء کرام کے قریب ہے۔"[1]

بہت سے خوش قسمت حضرات کو خواب میں یا بیداری میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت حاصل ہوئی۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

خواب میں زیارت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ میری طرف توجہ نہیں فرما رہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا کیا حال ہے؟ (کہ آپ میری طرف توجہ نہیں فرما رہے) میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم روزہ کی حالت میں بوسہ نہیں لیتے؟ عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں روزے کی حالت میں کسی عورت کا بوسہ نہیں لوں گا۔[2]

ایک شخص (حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی) نے مادہ کے سال (۱۸ھ) میں نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر خشک سالی کی شکایت

---

[1] (محمد بن محمد غزالی' امام: احیاء علوم الدین (دارالمعرفۃ' بیروت) ج ۴' ص ۵۰۴)

[2] (محمد بن محمد غزالی' امام: احیاء علوم الدین (دارالمعرفۃ' بیروت) ج ۴' ص ۵۰۶)

کی۔ انہیں سیّد عالم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے حکم دیا کہ عمر کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ لوگوں کو لے کر آبادی سے نکلو اور بارش کی دعا مانگو۔[1]

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی یعنی خواب میں' آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک کے بال گرد آلود تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی یہ حالت کیوں ہے؟ فرمایا ہم ابھی حسین کی شہادت پر حاضر ہوئے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت فرمایا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔[2]

بیداری میں زیارت

امام عماد الدین اسماعیل بن ہبۃ اللہ' اپنی تصنیف مزیل الشبہات فی اثبات الکرامات میں فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محاصرہ کے دنوں میں فرمایا: مجھے اس کھڑکی میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی' فرمایا: ان لوگوں نے تمہارا محاصرہ کر رکھا ہے؟ عرض کی! جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا: انہوں نے تمہیں پیاس میں مبتلا کر دیا ہے؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے ایک ڈول لٹکایا جس میں پانی تھا' میں نے سیر ہو کر پانی پیا۔ یہاں تک کہ میں اس کی ٹھنڈک اپنے سینے اور دونوں کندھوں کے درمیان محسوس کر رہا ہوں۔ پھر فرمایا: اگر چاہو تو ان کے خلاف تمہیں مدد دی جائے اور اگر چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو۔ میں نے آپ کے پاس افطار کرنے کو ترجیح دی۔ چنانچہ اسی دن شہید کر دیئے گئے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ مشہور ہے اور کتب حدیث میں سند کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ امام حارث بن اسامہ نے یہ حدیث اپنی مسند میں اور دیگر ائمہ

---

[1] (احمد بن تیمیہ' علامہ: اقتضاء الصراط المستقیم (طبع لاہور) ص ۳۷۳)

[2] (محمد بن عبداللہ الخطیب' امام: مشکوۃ المصابیح (طبع کراچی) ص ۵۷۰)

نے بھی بیان کی ہے۔ امام عماد الدین نے اسے بیداری کا واقعہ قرار دیا ہے۔[1]

امام ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ (میرا گمان ہے کہ وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں' سیوطی) کو خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی' انہیں یہ حدیث یاد آئی (کہ جسے خواب میں زیارت ہوئی وہ بیداری میں بھی زیارت کرے گا) اور اس بارے میں غور وفکر کرتے رہے۔ پھر ایک ام المومنین (میرا گمان ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۱۲ سیوطی) کے پاس حاضر ہوئے اور ماجرا بیان کیا۔ ام المومنین نے انہیں نبی اکرم ﷺ کا آئینہ لاکر دکھایا۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے آئینہ دیکھا تو مجھے اپنی صورت نہیں' بلکہ نبی اکرم ﷺ کی صورت مبارکہ دکھائی دی۔[2]

شیخ سراج الدین بن ملقن' طبقات الاولیاء میں فرماتے ہیں:

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے فرمایا: مجھے ظہر سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بیٹا گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا ابا جان! میں عجمی ہوں' فصحائے بغداد کے سامنے گفتگو کیسے کروں؟ فرمایا: منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا اور حکم فرمایا کہ لوگوں سے خطاب کرو۔ اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور موعظہ حسنہ سے دعوت دو۔ میں نماز ظہر پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا۔ مخلوق خدا بڑی تعداد میں حاضر تھی۔ مجھ پر اضطراب طاری ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجلس میں میرے سامنے کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹے: خطاب کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا کیسے خطاب کروں؟ میری طبیعت پر تو ہیجان طاری ہے۔ فرمایا: منہ کھولو تو میں نے منہ کھولا' آپ نے مجھے چھ مرتبہ لعاب دہن عطا فرمایا۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے سات کی تعداد کیوں نہیں پوری کی؟ تو آپ

---

[1] (عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی' الامام: الحاوی للفتاوی' ج ۲' ص ۲۶۲)

[2] (عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی' الامام: الحاوی للفتاوی' ج ۲' ص ۲۵۶)

نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے احترام کے پیش نظر۔[1]

طبقات الاولیاء میں شیخ خلیفہ بن موسیٰ نہر ملکی کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے: انہیں خواب اور بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی بکثرت زیارت ہوتی تھی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ان کے اکثر افعال خواب یا بیداری میں نبی اکرم ﷺ سے حاصل کیے گئے تھے۔ ایک رات انہیں سترہ مرتبہ زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان ہی مواقع میں سے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ''خلیفہ ہم سے تنگ نہ ہو بہت سے اولیاء ہمارے دیدار کی حسرت لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔''[2]

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ' لطائف المنن میں فرماتے ہیں: ایک شخص نے شیخ ابوالعباس مرسی سے عرض کیا: جناب آپ اپنے ہاتھ کے ساتھ مجھ سے مصافحہ فرمائیں' کیونکہ آپ نے بہت سے شہر دیکھے ہیں اور بہت سے اللہ والوں سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے اس ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی سے مصافحہ نہیں کیا۔

شیخ ابوالعباس مرسی نے فرمایا:

''اگر ایک لمحہ کے لیے رسول اللہ ﷺ مجھ سے غائب ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان شمار نہ کروں۔''[3]

علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:

''ہوسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبی اکرم ﷺ سے روحانی ملاقات ہو اور یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد

---

1. (محمود آلوسی' سید علامہ: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲' ص ۳۵)
2. (محمود آلوسی' سید علامہ: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲' ص ۳۵ - ۳۶)
3. (محمود آلوسی' السید: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲' ص ۳۵)

اس امت کے ایک سے زیادہ کاملین کو بیداری میں آپ کی زیارت حاصل ہوئی اور انہوں نے استفادہ کیا۔‘‘[1]

حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی حج کرنے گئے تو حجرہ مبارکہ کے سامنے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھے۔

فِیْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُهَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَهِیَ نَائِبَتِیْ
وَهٰذِهٖ دَوْلَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِهَا شَفَتِیْ

میں دوری کی حالت میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا۔ وہ میری نیابت میں زمین بوسی کیا کرتی تھی اور یہ جسمانی دولت ہے۔ میں جسمانی طور پر حاضر ہوں آپ ہاتھ بڑھائیں، تاکہ میرے ہونٹ اس سے فیض یاب ہوں۔[2]

امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

’’یہ حالت ایک مدت تک رہی۔ پھر اتفاقاً ایک ولی کے مزار شریف کے پاس سے گزرنے کا اتفاق ہوا۔ اس معاملے میں اس صاحب مزار بزرگ کو میں نے اپنا مددگار بنایا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل حال ہوگئی اور معاملے کی حقیقت منکشف کر دی۔ حضرت خاتم المرسلین، رحمۃ للعالمین ﷺ کی روح انور رونق افروز ہوئی اور میرے غمگین دل کو تسلی دی۔‘‘[3]

ایک دوسرا مشاہدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’اتفاقاً آج صبح حلقہ مراقبہ کے دوران کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت الیاس اور

---

[1] (محمود آلوسی، السید: روح المعانی (طبع بیروت) ج ۲۲، ص ۳۵)
[2] (عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی، امام: الحاوی للفتاوی، ج ۲، ص ۲۶۱)
[3] (احمد السرہندی، الامام الربانی: مکتوبات (باللغۃ الفارسیہ) الدفتر الاول، مکتوب ۲۲۰)

حضرت خضر علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والتسلیمات روحانیوں کی صورت میں تشریف لائے اور اس روحانی ملاقات میں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہم روحیں ہیں: اللہ تعالیٰ نے ہماری روحوں کو قدرت کاملہ عطا فرمائی ہے کہ وہ اجسام کی صورت میں متشکل ہو کر جسمانی حرکات وسکنات اور عبادات ادا کرتی ہیں جو اجسام ادا کیا کرتے ہیں۔"[1]

دیوبندی مکتب فکر کے شیخ الحدیث محمد انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک بیداری میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ممکن ہے جسے اللہ تعالیٰ یہ سعادت عطا فرمائے جیسے کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ انہیں بائیس مرتبہ سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے آپ سے کئی حدیثوں کے بارے میں دریافت کیا اور آپ کے صحیح قرار دینے پر ان احادیث کو صحیح قرار دیا۔[2]

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے بھی لکھا ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے آٹھ ساتھیوں کے ساتھ آپ سے بخاری شریف پڑھی۔ ان کے نام بھی گنوائے۔ ان میں سے ایک حنفی تھا۔ انہوں نے وہ دعا بھی لکھی جو ختم بخاری کے موقع پر فرمائی۔

مولوی انور شاہ کشمیری صاحب کہتے ہیں:

فَالرُّؤْيَةُ مُتَحَقِّقَةٌ وَاِنْكَارُهَا جَهْلٌ "بحالت بیداری زیارت زیادہ متحقق ہے اور اس کا انکار جہالت ہے۔"[3]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:

---

[1] (احمد سرہندی، لامام ربانی: مکتوبات (امام ربانی فارسی) رؤف اکیڈمی لاہور، الدفتر الاول، مکتوب ۲۸۲)

[2] (محمد انور شاہ کشمیری: فیض الباری (مطبعہ الجازی، قاہرہ) ج ۱، ص ۲۰۴)

[3] (محمد انور شاہ کشمیری: فیض الباری (مطبعہ الحجازی، قاہرہ) ج ۱، ص ۲۰۴)

''جب میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ مقدسہ کی زیارت کی تو آپ کی روح انور کو ظاہر و عیاں دیکھا۔ فقط عالم ارواح میں نہیں بلکہ حواس کے قریب عالم مثال میں۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ عوام الناس جو نمازوں میں نبی اکرم ﷺ کے حاضر ہونے اور لوگوں کی امامت کرانے کا ذکر کرتے ہیں اس کی بنیاد یہی دقیقہ ہے۔''[1]

محدث دہلوی مزید فرماتے ہیں:

''پھر میں روضہ عالیہ مقدسہ کی طرف چند بار متوجہ ہوا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک لطافت کے بعد دوسری لطافت میں ظہور فرمایا' کبھی محض عظمت و ہیبت کی صورت میں اور کبھی جذب' محبت' انس اور انشراح کی صورت میں اور کبھی سریان کی صورت میں' یہاں تک کہ میں خیال کرتا تھا کہ تمام فضا رسول اللہ ﷺ کی روح مقدس سے بھری ہوئی ہے اور روح مبارک فضا میں تیز ہوا کی طرح موجزن ہے۔''[2]

امام احمد رضا بریلوی دوسری مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری کے لیے گئے تو روضہ مقدسہ کے سامنے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھتے رہے اور یہ آرزو دل میں لیے حاضر رہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کرم فرمائیں گے اور بیداری کی حالت میں شرف زیارت سے مشرف فرمائیں گے۔ پہلی رات آرزو پوری نہ ہوئی تو بے قراری کے عالم میں ایک نعت لکھی جس کا مطلع یہ ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

---

[1] (ولی اللہ محدث دہلوی' الشاہ: فیوض الحرمین (محمد سعید کمپنی' کراچی) ص ۸۲)

[2] (ولی اللہ محدث دہلوی' الشاہ: فیوض الحرمین (محمد سعید کمپنی' کراچی) ص ۸۳)

مقطع میں اسی کیفیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا

تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

یہ غزل مواجہہ عالیہ عرض کر کے با ادب بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت جاگ اٹھی، اور سر کی آنکھوں سے بحالت بیداری رحمت عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔[1]

راقم کے مرشد گرامی حضرت شیخ المشائخ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مدظلہ العالی نے بیان کیا کہ ساڑھے تین سال تک ہر محفل ذکر میں مجھے سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت ہوتی رہی۔

علامہ جلال الدین سیوطی، رسالہ مبارکہ "تنویر الملک فی امکان رویۃ النبی والملک" میں متعدد احادیث اور آثار نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"ان نقول اور احادیث کے مجموعے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نبی اکرم ﷺ اپنے جسم اور روح مبارک کے ساتھ زندہ ہیں، اور اطراف اور ملکوت اعلیٰ میں جہاں چاہتے ہیں، تصرف اور سیر فرماتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ اسی حالت مقدسہ میں جس پر وصال سے پہلے تھے۔ آپ کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی۔

بے شک نبی اکرم ﷺ ظاہری آنکھوں سے غائب کر دیئے گئے ہیں، جس طرح فرشتے غائب کر دیئے گئے ہیں حالانکہ وہ اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا اعزاز عطا فرمانا چاہتا ہے تو اس سے حجاب دور کر دیتا ہے اور وہ بندہ نبی اکرم ﷺ کو اسی حالت میں دیکھ لیتا ہے جس پر آپ واقع میں ہیں۔ اس دیدار سے کوئی چیز مانع نہیں ہے، اور مثال کے دیدار کی تخصیص کا بھی

---

[1] (محمد ظفر الدین بہاری، ملک العلماء، حیات اعلیٰ حضرت (مکتبہ رضویہ کراچی) ص ۴۴)

کوئی امر داعی نہیں ہے۔''[1]

علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادی نے بھی یہ عبارت لفظ بلفظ نقل کی ہے۔[2]

شخص واحد متعدد مقامات میں

ایک شخص کا متعدد مقامات میں دیکھا جانا نہ صرف ممکن ہے، بلکہ بالفعل واقع ہے' اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں:

(۱) درمیان کے پردے اٹھا دیئے جائیں اور ایک شخص ایک جگہ ہوتے ہوئے کئی جگہ سے دیکھا جائے۔

(۲) ایک شخص موجود تو ایک جگہ ہے اس کی تصویریں کئی جگہ دکھائی جائیں جیسے ٹی وی میں ہوتا ہے۔ حاضر و ناظر کا مسئلہ سمجھنے کے لیے ٹی وی بہت معاون ہوسکتا ہے' بلکہ اب تو ایسا ٹیلیفون آ گیا ہے کہ آپس میں گفتگو بھی ہو رہی ہے اور ایک دوسرے کی تصویر بھی دکھائی دے رہی ہے جو چیز آلات کے ذریعہ سے واقع ہو رہی ہو' کیا وہ اللہ کی قدرت میں نہیں ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔ تو استبعاد کیوں؟

(۳) اللہ تعالیٰ شخص واحد کے لیے متعدد اجسام مثالیہ مسخر فرما دیتا ہے۔ ان میں متصرف اور انہیں کنٹرول کرنے والی ایک ہی روح ہوتی ہے۔ اس سے وہ تکثر جزئی لازم نہیں آئے گا جسے مناطقہ محال کہتے ہیں کیونکہ وحدت اور تعداد کا مدار روح پر ہے۔ جب روح ایک ہے تو وہ ایک ہی شخص کہلائے گا چاہے اجسام مختلف ہی ہوں۔

سب سے پہلے ایک حدیث ملاحظہ ہو۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بطور خرق

---

[1] (عبدالرحمٰن بن ابی بکر' السیوطی' امام: الحاوی للفتاوی' ج ۲' ص ۲۵۶)

[2] (محمود آلوسی' علامہ سیّد' روح المعانی' ج ۲۲' ص ۳۷' ۳۶)

عادت ایک شخص کے متعدد اجسام ہو سکتے ہیں۔

حضرت قرۃ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی کو اپنے بیٹے سے شدید محبت تھی۔ قضاء الٰہی سے ان کا بیٹا فوت ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا:

اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّاتَاتِیَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلاَّ وَجَدْتَهٗ يَنْتَظِرُكَ

''کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ اپنے بیٹے کو وہاں انتظار کرتے پاؤ۔''

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ اس کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے؟ فرمایا: تم سب کے لیے ہے۔[1]

حضرت ملا علی قاری اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اشارہ ہے کہ بطور خرق عادت' مکتب اجسام متعدد ہوتے ہیں کیونکہ صحابی کا بیٹا جنت کے ہر دروازے پر موجود ہوگا۔''[2]

حضرت عمرو بن دینار جلیل القدر تابعی اور محدثین کے امام ہیں۔ حضرت ابن عباس' حضرت ابن عمر اور حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں۔ امام شعبہ' سفیان بن عیینہ اور سفیان ثوری ایسے عظیم محدث ان کے شاگرد ہیں' وہ فرماتے ہیں:

''جب گھر میں کوئی شخص نہ ہو تو کہو ''السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' حضرت ملا علی قاری اس ارشاد کی شرح میں فرماتے ہیں:

''اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کی روح انور' مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے۔''

---

[1] (محمد بن عبداللہ' الخطیب: مشکوۃ المصابیح (طبع' دہلی) ص ۱۵۳)

[2] (علی بن سلطان محمد القاری: مرقاۃ المفاتیح (طبع ملتان) ج ۴' ص ۱۰۹)

علامہ آلوسی بغدادی فرماتے ہیں:

''انسانی روحیں جب مقدس ہو جاتی ہیں تو کبھی اپنے بدنوں سے جدا ہو کر اپنے بدنوں کی صورتوں یا دوسری صورتوں میں ظاہر ہو کر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرح کہ وہ کبھی حضرت دحیہ کلبی یا بعض اعراب کی صورت میں ظاہر ہوتے تھے' جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جاتی اور ان کا اپنے اصلی بدنوں کے ساتھ ایک قسم کا تعلق بھی باقی رہتا ہے' جس کی بنا پر روحوں کے افعال ان جسموں سے صادر ہوتے ہیں۔

جیسے بعض اولیاء قدس اسرار ہم کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں متعدد مقامات میں دیکھے جاتے ہیں اور یہ صرف اس لیے ہوتا ہے کہ ان کی روحیں اعلیٰ درجے کا تجرد اور تقدس حاصل کر لیتی ہیں' لہٰذا وہ خود ایک شکل کے ساتھ ایک جگہ ظاہر ہوتی ہیں اور ان کا اصلی بدن دوسری جگہ ہوتا ہے۔''

لَا تَقُلْ دَارُهَا بِشَرْقِيِّ نَجْدٍ كُلُّ نَجْدٍ لِلْعَامِرِيَّةِ دَارُ

تم یہ نہ کہو کہ محبوبہ کا گھر نجد کے مشرقی حصے میں ہے' بلکہ تمام نجد (محبوبہ) عامریہ کا گھر ہے۔[1]

علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی میں مزید فرماتے ہیں:

''یہ امر اکابر صوفیہ کے نزدیک ثابت اور مشہور ہے اور طی مسافت سے الگ چیز ہے جو شخص ان دونوں کمالوں (طی مسافت اور متعدد مقامات پر موجود ہونے) کا انکار کرتا ہے' اس کا انکار ایسی سینہ زوری ہے جو کسی جاہل یا معاند ہی سے ظاہر ہو سکتی ہے۔''

---

[1] محمود آلوسی' علامہ سید: روح المعانی' ج ۲۳' ص ۱۳

علامہ تفتازانی نے ابن مقاتل ایسے بعض فقہاء اہلسنت پر تعجب کا اظہار کیا ہے جنہوں نے اس شخص پر کفر کا حکم لگایا جو اس روایت کو مانتا ہے کہ لوگوں نے حضرت ابراہیم بن ادھم کو ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو بصرہ میں دیکھا اور اسی دن مکہ مکرمہ میں بھی دیکھے گئے۔ انہوں نے کفر کا یہ فتویٰ اس گمان کی بنا پر دیا کہ بیک وقت کئی جگہوں پر موجود ہونا بڑے معجزات کی جنس سے ہے اور اسے بطور کرامت ولی کے لیے ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ تم جانتے ہو کہ اہم اہلسنت کے نزدیک نبی کا ہر معجزہ ولی کے لیے بطور کرامت ولی کے لیے ثابت ہوسکتا ہے' سوائے اس معجزہ کے جس کے بارے میں دلیل سے ثابت ہو جائے کہ وہ ولی سے صادر نہیں ہوسکتا۔ مثلاً قرآن پاک کی کسی سورۃ کی مثل کا لانا۔[1]

متعدد محققین نے بعد از وصال نبی اکرم ﷺ کی روح اقدس کے متمثل ہو کر ظاہر ہونے کو ثابت کیا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیک وقت متعدد مقامات پر زیارت کی جاتی ہے' باوجودیکہ آپ اپنی قبر انور میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اس مسئلہ پر تفصیلی کلام اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

اس کے بعد علامہ آلوسی آسمانوں پر نبی اکرم ﷺ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام کے ساتھ ملاقات کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:

''ان انبیاء کی قبریں زمین میں ہیں اور کسی عالم نے یہ نہیں کہا کہ انہیں زمین سے آسمانوں پر منتقل کر دیا گیا تھا۔'' کہنا پڑے گا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں بھی جلوہ فرماتے تھے اور آسمانوں پر بھی جلوہ فرماتے تھے۔

آئمہ مجتہدین کے ارشادات

یہ مسئلہ از قبیل واردات و مشاہدات ہے' یا تو انسان خود روحانیت کے اس مقام

---

[1] محمود آلوسی' علامہ سید: روح المعانی' ج ۲۳' ص ۱۴

پر فائز ہو کر انبیاء کرام اور اولیائے عظام کی زیارت سے بہرہ ور ہو یا پھر شریعت و طریقت کے جامع علماء دین کے بیانات کے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ ایسا شخص جسے خود دکھائی نہ دیتا ہو اور بینائی والوں کی بات ماننے کے لیے بھی تیار نہ ہو' اسے کھلی آنکھوں سے نظر آنے والے سورج کے وجود سے بھی قائل نہیں کیا جاسکتا۔

آیئے دیکھیں کہ مستند علمائے امت اس مسئلے میں کیا کہتے ہیں۔

حضرت امام بیہقی فرماتے ہیں:

''انبیائے کرام کا مختلف اوقات میں متعدد مقامات میں تشریف لے جانا عقلاً جائز ہے' جیسے کہ اس بارے میں خبر صادق وارد ہے۔''[1]

''رسول اللہ ﷺ کو اختیار ہے کہ ارواح صحابہ کے ساتھ جہان کے جس حصے میں چاہیں تشریف لے جائیں۔'' (محمد بن اسماعیل حقی' علامہ: روح البیان' ج ۱۰' ص ۹۹)

علامہ سعدالدین تفتازانی فرماتے ہیں کہ اہل بدعت و ہوا جو کرامات کا انکار کرتے ہیں تو یہ کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ انہوں نے نہ تو خود اپنی ذات سے کرامات کا صدور دیکھا اور نہ ہی اپنے مقتداؤں سے کرامت نام کی کوئی چیز صادر ہوتے ہوئے دیکھی۔ جن کا گمان یہ ہے کہ ہم بھی کچھ ہیں حالانکہ انہوں نے عبادات کے ادا کرنے اور گناہوں سے بچنے میں بڑی کوشش کی۔ چنانچہ یہ لوگ اصحاب کرامات اولیاء اللہ پر نکتہ چینی میں مصروف ہوئے۔ ان کی کھال ادھیڑ دی اور ان کے گوشت چبائے۔ انہیں جاہل صوفیاء کا نام دیا اور انہیں بدقسمتی قرار دیتے ہیں۔

اس کے بعد فرماتے ہیں:

''تعجب تو بعض اہلسنّت فقہاء سے ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم کے بارے میں مروی ہے کہ لوگوں نے ذوالحجہ کی آٹھ تاریخ کو انہیں بصرہ میں دیکھا'

---

[1] علی بن سلطان محمد القاری' علامہ: مرقاۃ المفاتیح (امدادیہ ملتان) ج ۳' ص ۲۴۱

اور اسی دن انہیں مکہ مکرمہ میں دیکھا گیا۔ ان بعض سنی فقہاء نے کہا کہ جو اس کے جائز ہونے کا عقیدہ رکھے کافر ہے اور انصاف وہ ہے جو امام نسفی نے بیان کیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ کعبہ بعض اولیاء کی زیارت کرتا ہے' کیا اس طرح کہنا جائز ہے تو انہوں نے فرمایا: اہلسنّت کے نزدیک بطور کرامت' خلاف عادت کا واقع ہونا جائز ہے۔[1]

یعنی اسی طرح ایک شخص کا دو جگہ ہونا بھی بطور کرامت جائز ہے۔''

یہی بات علامہ محمود بن اسرائیل الشہیر بابن قاضی سماونہ نے فرمائی' وہ فرماتے ہیں:

''ایسا عقیدہ رکھنے والے کو کافر اور جاہل نہیں کہنا چاہیے' کیونکہ یہ کرامت ہے معجزہ نہیں' معجزہ میں چیلنج ضروری ہے' اس جگہ چیلنج نہیں ہے' لہٰذا معجزہ بھی نہیں ہے۔ اہلسنّت کے نزدیک کرامت جائز ہے۔''[2]

''اولیائے کرام سے بعید نہیں ہے کہ ان کے لیے زمین لپیٹ دی گئی ہے کہ انہیں متعدد اجسام حاصل ہوئے ہیں' لوگوں نے ان اجسام کو ایک آن میں مختلف جگہوں پر پایا ہے۔''

امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں:

''معراج کے فوائد میں سے ایک فوائد یہ بھی ہے کہ ایک جسم (شخص) ایک آن میں دو جگہ حاضر ہوگیا جیسے کہ نبی اکرم ﷺ نے اولاد آدم کے نیک بخت افراد میں خود اپنی ذات اقدس کو بھی ملاحظہ فرمایا۔ جب آپ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ جمع ہوئے جیسے کہ اس سے پہلے گزرا۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام و موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء

---

[1] مسعود بن عمر التفتازانی: شرح المقاصد (طبع لاہور) ج ۲' ص ۲۰۴

[2] محمود بن اسرائیل' القاضی: جامع الفصولین (طبع مصر' ۱۳۰۱ھ) ج ۲' ص ۲۳۲)

کے ساتھ جمع ہوئے۔ بیشک وہ انبیاء کرام زمین پر اپنی قبروں میں بھی تشریف فرما ہیں اور آسمانوں پر بھی جلوہ افروز ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے مطلقاً فرمایا کہ ہم نے حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کو دیکھا' یہ نہیں فرمایا: کہ ہم نے آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی روح کو دیکھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ گفتگو اور مراجعت فرمائی۔ حالانکہ وہ بعینہ زمین پر اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے جیسے کہ (مسلم شریف) کی حدیث میں وارد ہوا ہے۔''

پس اے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ایک جسم دو مکانوں میں نہیں ہوسکتا' اس حدیث پر تیرا ایمان کس طرح ہوسکتا ہے؟ اگر تو مومن ہے تو تجھے مان لینا چاہیے' اور اگر تو عالم ہے تو اعتراض نہ کر' کیونکہ علم تجھے روکتا ہے' تجھے حقیقت حال کا علم نہیں ہے' حقیقتاً یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔

تم یہ تاویل بھی نہیں کرسکتے کہ جو انبیاء کرام زمین میں ہیں وہ انبیاء کے مغائر ہیں جو آسمان میں ہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مطلقاً فرمایا کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا' اسی طرح دوسرے انبیاء کرام جنہیں آپ نے آسمانوں میں دیکھا' تو نبی اکرم ﷺ نے جن کو موسیٰ فرمایا اگر وہ بعینہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ ہوں تو ان کے متعلق یہ خبر دینا کہ وہ موسیٰ ہیں جھوٹ ہوگا۔'' نعوذ باللہ من ذالک[1]

امام شعرانی مزید فرماتے ہیں:

''پھر معترض اولیاء کرام کے مختلف صورتوں میں ظاہر ہونے کا منکر ہے' حالانکہ حضرت قضیب البان رحمۃ اللہ تعالیٰ جن صورتوں سے چاہتے تھے موصوف ہو کر مختلف مقامات پر فائز ہوتے تھے۔ اور جس صورت میں آپ

---

[1] عبدالوہاب الشعرانی: الیواقیت والجواہر (طبع مصر) ج ۲' ص ۳۶

کو پکارا جاتا تھا جواب دیتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

علامہ سیّد محمود آلوسی بغدادی (م ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں۔

"جسے دیکھا جاتا ہے وہ یا تو نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک ہے جو تجرد اور تقدس میں تمام روحوں سے زیادہ کامل ہے' اس طرح کہ وہ روح مبارک ایسی صورت کے ساتھ متصف اور ظاہر ہوئی جسے اس رویت کے ساتھ دیکھا گیا ہے' جب کہ اس روح انور کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے اس جسم مبارک کے ساتھ بھی برقرار ہے جو قبر مبارک میں زندہ ہے' جیسے کہ بعض محققین نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کے سامنے حضرت دحیہ کلبی یا کسی دوسرے شخص کی صورت میں ظاہر ہونے کے باوجود سدرۃ المنتہیٰ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ (بیک وقت دونوں جگہ موجود تھے)

یا مثالی جسم نظر آتا ہے جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی مجرد اور مقدس روح متعلق ہے اور کوئی چیز اس امر سے مانع نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے مثالی اجسام بے شمار ہو جائیں اور روح مقدس کا ہر ایک کے ساتھ تعلق ہو۔ اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتیں اور تحائف ان میں سے ہر جسم کے لیے' اور یہ تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک روح کا ایک جسم کے اجزاء سے ہوتا ہے۔[1]

اس بیان سے اس قول کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے جو شیخ صفی الدین منصور اور شیخ عبدالغفار نے حضرت شیخ ابوالعباس طنجی سے نقل کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے آسمان' زمین اور عرش و کرسی کو رسول اللہ ﷺ سے بھرا ہوا دیکھا۔

نیز اس بیان سے یہ سوال بھی حل ہو جاتا ہے کہ متعدد لوگ دور دراز مقامات پر ایک ہی وقت میں رسول اللہ ﷺ کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟ اس بیان کے ہوتے

---

[1] محمود آلوسی' علامہ سیّد: روح المعانی' ج ۲۲' ص ۳۵

ہوئے اس جواب کی ضرورت نہیں رہتی جس کی طرف بعض بزرگوں نے اشارہ کیا ہے' اس سے اس دیدار کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

كَالشَّمْسِ فِيْ كَبِدِالسَّمَآءِ وَضَوْءُ هَا

يُغْشِيْ الْبِلَادَ مَشَارِقًا وَّمَغَارِبًا

(نبی اکرم ﷺ آسمان کے وسط میں پائے جانے والے سورج کی طرح ہیں جس کی روشنی مشرق اور مغرب کے شہروں کو ڈھانپ رہی ہے۔)

امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فرماتے ہیں:

''جب جنات کو اللہ تعالٰی کی عطا سے یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مختلف شکلوں کے ساتھ متشکل ہو کر عجیب وغریب کام کر لیتے ہیں اگر کاملین کی روحوں کو یہ قدرت عطا فرما دیں تو اس میں تعجب کی کون سی بات ہے اور دوسرے بدن کی کیا حاجت ہے؟''

اسی سلسلے کی کڑی وہ واقعات ہیں جو بعض اولیاء کرام سے منقول ہیں کہ وہ ایک ہی آن میں متعدد مقامات میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام انجام دیتے ہیں۔ اس جگہ بھی ان کے لطائف مختلف اجسام کی صورت میں مجسّم ہو جاتے ہیں اور مختلف شکلیں اختیار کر لیتے ہیں۔

اسی طرح اس بزرگ کا واقعہ ہے جو ہندوستان کے رہنے والے ہیں اور کبھی اپنے ملک سے باہر نہیں گئے' اس کے باوجود ایک جماعت مکہ مکرمہ سے آتی ہے اور کہتی ہے کہ ہم نے اس بزرگ کو حرم کعبہ میں دیکھا ہے' اور ان سے یہ باتیں ہوئی ہیں۔ ایک دوسری جماعت کہتی ہے کہ ہم نے انہیں روم میں دیکھا ہے تیسری جماعت نے انہیں بغداد میں دیکھا۔

یہ سب اس بزرگ کے لطائف ہیں جو مختلف شکلوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس بزرگ کو ان تشکلات کی اطلاع نہیں ہوتی۔

اسی طرح حاجت مند لوگ زندہ اور وصال یافتہ بزرگوں سے خوف اور ہلاکت کے مقامات میں امداد طلب کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ ان بزرگوں کی صورتیں حاضر ہوتی ہیں اور ان سے مصیبت دور کرتی ہیں۔ بعض اوقات ان بزرگوں کو مصیبت دور کرنے کی اطلاع ہوتی ہے اور بعض اوقات ان بزرگوں کو مصیبت دور کرنے کی اطلاع نہیں ہوتی۔ یہ بھی دراصل ان بزرگوں کے لطائف متشکل ہوتے ہیں اور یہ تشکل کبھی عالم شہادت میں ہوتا ہے اور کبھی عالم مثال میں۔

چنانچہ ہزار افراد ایک ہی رات' خواب میں نبی اکرم ﷺ کی مختلف صورتوں میں زیارت کرتے ہیں اور بہت سے فائدے حاصل کرتے ہیں۔ یہ سب آپ کی صفات اور آپ کے لطائف ہوتے ہیں جو مثالی صورتوں سے متشکل ہوتے ہیں۔

اسی طرح مرید اپنے پیروں کی مثالی صورتوں سے فوائد حاصل کرتے ہیں' اور پیران کرام ان کی مشکلات حل کرتے ہیں۔"[1]

امام علامہ شیخ علی نور الدین حلبی (م ۱۰۴۴ھ) صاحب سیرت حلبیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے۔

تَعْرِيْفُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ بِاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوْا مِنْهُ مَكَانٌ وَّلَا زَمَانٌ	"اہل اسلام کو بتایا گیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کوئی زمانہ اور کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔"

ہر جگہ آپ کی جلوہ گری ہے...... یہ رسالہ امام علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی نے جواہر البحار کی دوسری جلد (ص ۱۱۱ سے ۱۲۵) تک نقل کر دیا ہے۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو علماء دیوبند کے بھی پیر و مرشد ہیں' فرماتے ہیں:

---

[1] احمد سرہندی' امام الربانی: مکتوبات شریف فارسی (طبع لاہور) جلد دوم' جزء ۷' ص ۲۷

''البتہ! وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے' اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے مضائقہ نہیں' کیونکہ عالم خلق مقید بزمان و مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے' پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات سے بعید نہیں۔''[1]

یاد رہے کہ یہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی مصدقہ ہے۔

علامہ سیّد محمد علوی مالکی مکی اپنی معرکۃ الاراء تصنیف الذخائر المحمدیہ میں فرماتے ہیں:

''حضرت محمد مصطفی ﷺ کی روحانیت ہر مکان میں حاضر ہے۔ آپ کی روحانیت خیر اور فضیلت کے مقامات اور محفلوں میں حاضر ہوتی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ روح بحیثیت روح کے برزخ میں مقید نہیں ہے' بلکہ آزاد ہے اور ملکوت الٰہی میں سیر کرتی ہے...... برزخ میں روح کے آزاد ہونے اور سیر کرنے کی دلیل' حدیث صحیح میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: مومن کی روح ایک پرندے پر ہے جہاں چاہتی ہے سیر کرتی ہے' یہ حدیث امام مالک نے روایت کی۔

نبی اکرم ﷺ کی روح' تمام روحوں سے زیادہ کامل ہے' اس لیے حاضر اور شاہد ہونے میں بھی سب سے زیادہ کامل ہے۔''[2]

غیر مقلدین کے امام نواب وحید الزمان' صحاح ستہ کے مترجم کہتے ہیں:

''میں کہتا ہوں کہ بیان سابق سے وہ شبہ دور ہو جاتا ہے جسے کم فہم لوگ پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ صالحین کی قبروں کی زیارت کر کے ان کی روحوں سے فیض و برکات' دل کی ٹھنڈک انوار کس طرح حاصل کیے جاسکتے ہیں؟ جبکہ ان کی روح اعلیٰ علیین میں ہیں۔ جواب یہ ہے کہ روح از قبیل اجسام

---

1. محمد امداد اللہ المہاجر المکی: شمائم امدادیہ (طبع' لکھنؤ) ص ۹۳

2. محمد بن علوی المالکی المکی: الذخائر المحمدیہ (طبع قاہرہ) ص ۲۵۹

نہیں ہے، اجسام کی یہ صفت ہے کہ جب وہ ایک مکان میں ہوں تو دوسرے مکان میں موجود نہیں ہوسکتے۔ (بخلاف روح کے کہ وہ دو مکانوں میں موجود ہوسکتی ہے) اور اگر مان لیا جائے کہ روح ایک ہی مکان میں موجود ہوسکتی ہے تو اس کی تیز رفتاری کی بنا پر اس کے لیے آسمان کی طرف چڑھنا پھر وہاں سے اترنا اور زائر کی طرف متوجہ ہونا پلک جھپکنے کی بات ہے۔"[1]

دو سطروں کے بعد انہوں نے تصریح کر دی ہے کہ:

"روح اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور ایک وقت میں دو جگہ پر موجود ہوسکتی ہے۔"



---

1 وحید الزمان، النواب، ہدیہ المہدی (طبع سیالکوٹ) ص ۲۳